نوید علی خان

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر شعبہ اردو جامعہ پشاور

ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو جامعہ پشاور

خیبر پختون خوا میں اُردو افسانہ (ابتداء و ارتقاء)

Naveed Ali Khan
Ph.D Scholar Deptt of Urdu University of Peshawar.
Dr. Badshah Munir Bukhari
Associate Professor University of Peshawar

The Origin and Evolution of Urdu Fiction in Khyber Pakhtunkhwa

The dawn of Urdu literature occurred in Khybar Pakhtunkhwa before 20th century but the first four decades of the 20th century have been termed as the golden age of Urdu literature in Khyber Pakhtunkhwa .literary geniuses of Khyber Pakhtunkhwa attempted their best geniuses in all literary genres of Urdu literature and the region. They fully portrayed the cultural, civilizational, religious, social, economic and political conditions of the region. They attracted the attention of the world to this region through depicting living conditions in their writings and literary crafts. Writers of the region created literary crafts in all aspects of literature. The genra of fiction (short story) appeared on the scene in Khyber Pakhtunkhwa in the second decade of the 20th century. Fiction writers of Khyber Pakhtunkhwa burnt their midnight oil to create master pieces in fiction and pave the way for the future generations of fiction writers. Through these efforts, writers have based their writings on their environment and social life with its adjoining ebb and flow.

Keywords: *Urdu, literature, cultural, civilization, religion, social, economic, fiction, writers.*

خیبر پختونخوا میں اُردو افسانے کا آغاز اُردو ادب کے بڑے افسانہ نگار پریم چند کے دور سے ہی ہوتا ہے۔اُس زمانے میں نصیر الدین نصیر پہلے افسانہ نگار ہیں جنہوں نے پریم چند، سجاد حیدر یلدرم اور سلطان حیدر جوش

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کے عہد میں افسانے لکھے۔ آپ کا شمار خیبر پختون خوا کے افسانہ نگاروں کے سرخیلوں میں ہوتا ہے۔ آپ کے افسانے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۳۰ء کے عرصے میں سامنے آئے اور مختلف ادبی رسائل اور اخبارات میں چھپتے رہے۔ فارغ بخاری آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"نصیر الدین نصیر (ہزارہ) کے پہلے ادیب ہیں جنہوں نے مختصر افسانہ کی طرف توجہ دی۔
ان کی افسانہ نویسی کا آغاز ۱۹۱۴ء میں ہوا اور ۱۹۳۰ء تک وہ مسلسل لکھتے رہے۔" (۱)

آپ کے افسانوں میں " جوالہ مکھی" ،"سہاگن" اور مولوی صاحب کی شلوار شامل ہے۔ اگر ان افسانوں کو موجودہ دور کے افسانوی ادب کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو یہ افسانے اعلیٰ معیار کے نہیں ہیں۔ پلاٹ کے حوالے سے یہ انتہائی کمزور ہیں۔ بے جا طوالت اور اختصار جیسی خامیوں کے باوجود پھر بھی یہ خیبر پختون خوا کے ادیبوں کے لیے ایک نمونہ تھا۔ شاطر غزنوی دوسرے افسانہ نگار ہے جنہوں نے درجنوں افسانے لکھے جو رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہے لیکن افسانوی مجموعے کی صورت میں موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد عنایت علی شاہ نے خیبر پختون خوا میں افسانے کی صنف کو جان بخشی۔ آپ نے رومانوی اور ترقی پسندانہ موضوعات پر افسانے لکھے۔ آپ نے کہانیوں میں اپنے زورِ تخیئل سے رومانوی کرداروں سے اپنی کہانی کو تشکیل دیا ہے لیکن کہانی پڑھتے وقت قاری کو احساس ہو جاتا ہے کہ افسانہ نگار نے غیر فطری واقعات سے کہانی کو آگے بڑھایا ہے۔ آپ کے نمائندہ افسانوں میں "خوبصورت لفافہ "اور" ہاتف "وغیرہ ہیں۔

افسانہ نگار سید مبارک شاہ عاجز کے افسانے بھی رومانوی طرز کے ہیں۔ سید مبارک شاہ عاجز رومانوی کرداروں سے اپنی کہانی کے واقعات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ آپ نے نامانوس الفاظ کا اِستعمال زیادہ کیا ہے جس سے آپ کے افسانوں کا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۴۰ء کے دہائی میں کلیم افغانی بطور افسانہ نگار اُبھر کر سامنے آتے ہیں۔ آپ نے افسانے کے ذریعے اِصلاح پسندی کا جذبہ اپنایا اور ادب کو مذہبی تعلیمات کے پھیلانے کا ذریعہ بنایا۔ افسانہ نگار کے افسانوں کو پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ معاشرے کی تمام روایات سے بغاوت اِختیار کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے افسانے "اشکِ ندامت "اور" حسن آزاد" ہیں۔ اس کے بعد اُردو افسانہ فروغ پاتا رہا اور موسیٰ خان کلیم اپنے افسانوں میں رومانوی تحریک کے علمبردار نظر آتے ہیں۔ آپ رومانوی افسانے لکھتے رہے جس میں جنس حاوی نظر آتا ہے۔ آپ نے کہانیوں میں جنس اور رومان کا لبادہ اوڑھ کر معاشرے کی اصلاح کرنے کی کوشش کی۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

افسانہ نگار شمیم بھیروی اپنے کہانیوں میں لازوال کرداروں سے اپنی تحریر میں دلکشی اور جان ڈالتے ہیں۔ آپ شگفتہ اور برجستہ اسلوب رکھنے والے کہانی کار ہیں۔ اچھے افسانوں میں ''کسم لتا'' اور ''کنوارا باپ'' ہیں۔

مبارک حسین عاجز کی تحریریں افسانے کے انداز میں آتی ہیں۔ آپ کے افسانے مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔ آپ کے افسانوں کی تحریر سادہ لیکن پُر تکلف ہے اور قدیم طرز داستان گوئی سے قوتِ بیان حاصل کرنے کے باوجود آپ کے افسانوں میں وہ جاذبیت نہیں جو افسانہ نویسی کے لیے ضروری ہے۔ خیبر پختون خوا کے افسانوی ادب کو فروغ دینے والے رضا حسین ہمدانی کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ افسانوی ادب میں اسلامی تاریخ کو بیان کیا۔ مرزا رضا حسین ہمدانی کے افسانوں میں زیادہ تر حقائق کے ساتھ نئی فکر اور جدید رُجحانات کا اِمتزاج ملتا ہے۔ اِس کے علاوہ آپ کے افسانوں میں مقامی ثقافت کا پرچار، غیرت، خودی، آزادی، محبت اور واعظانہ رنگ ملتا ہے۔ آپ کی کہانیوں کے پلاٹ مربوط ہیں اور اُن میں واقعات نہایت ترتیب سے بیان ہوئے ہیں۔ آپ کے افسانوں میں ''غوبل''، ''جوگن''، ''فقیر''، ''بالم''، ''دھوپ چھاؤں'' اور جھنڈوں کا میلہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان کہانیوں میں زیادہ تر پختون سماج کی تہذیب اور ثقافت کے گہرے نقوش نظر آتے ہیں۔

نذیر مرزا برلاس رومانوی افسانہ نگار ہیں۔ آپ نے اپنے افسانوں ''معصوموں کی دُنیا'' اور ''معصومیت'' میں عام سادہ اور پاکیزہ جذبوں کو موضوع بنایا ہے۔ آپ اپنی فطرت پسندی اور ذوقِ جمال کی بدولت ''ادبِ لطیف'' کے پروردہ ہیں۔ یہ افسانے زیادہ تر رومانوی ہیں۔ ایک سیاسی شخصیت لیکن افسانہ نگار خیر محمد جلالی نے دو افسانے ''شہید وطن'' اور ''اُلفتِ خاموش'' لکھے، جن میں اُسلوب تحریر کی نُمایاں اور بنیادی خصوصیت زبان و بیان کی سادگی اور روانی ہے۔ آپ کوشش کرتے ہیں کہ سادہ اور موزوں الفاظ میں واقعیت نگاری کا سہارا لے کر کہانی کو انجام تک پُہنچائیں اور پڑھنے والا افسانہ نگار کے مفہوم و منشاء کو سمجھنے میں کوئی دُشواری محسوس نہ کرے۔ ''شہیدِ وطن'' اور ''اُلفتِ خاموش'' میں آپ نے معاشرتی اور سماجی موضوعات کو موضوع بنایا ہے۔ ان افسانوں میں آپ نے سماجی نفسیات اور معاشرتی گھٹن کی بیان کیا ہے۔ خیبر پختون خوا کے افسانوی ادب میں اسیر نور ضیائی کا نام بھی شامل ہے جن کی تخلیقی افسانے اس وقت کے رسائل و جرائد میں شائع ہوئے لیکن اب ناپید ہیں۔ افسانوی ادب میں مستور سرحدی کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ آپ افسانے میں خوبصورت الفاظ و محاورات سے تحریر کا حسن بڑھاتی ہیں اور محاوراتی زبان استعمال کرنے والی افسانہ نگار ہیں۔

خیبر پختون خوا کے اُردو ادب کے درخشندہ ستارے اور مینار فارغ بخاری صاحب کو اردو افسانے میں نمایا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ل مقام حاصل ہے۔ آپ اس خطے کے پہلے صاحب مجموعہ افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ ''عورت کا گناہ'' ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔ آپ کے متعلق ناصر علی سید لکھتے ہیں

''افسانے کا ہمارے صوبے میں سفر جس اہم سنگ میل پر پہنچا وہ افسانوی مجموعہ ''عورت کا گناہ'' ہے۔(۲)

''مکافاتِ عمل'' ، '' عبرت''، ''مظلوم دنیا''، '' نادان دوست'' ، '' رقابت''، '' ناکردہ گناہ'' اور معیار پرستش اس مجموعے کی نمائندہ افسانے ہیں۔ آپ کے ان افسانوں میں ترقی پسندانہ اور اصلاحی تحریک کی جھلک نمایاں ہے

خیبر پختون خوا میں ترقی پسند تحریک کی بنا رکھنے والے ملک راج آنند اُردو اور انگریزی ادب کے بین الاقوامی ادیب ہیں۔ آپ نے اُردو کے افسانوی ادب کو بھی بہت کچھ دیا ہے اور اس میں ترقی پسند عناصر داخل کیے ہیں۔ آپ نے کئی افسانے تخلیق کیے جن میں ''قلی''، '' فطرت کا پھول''، ''کھویا ہوا بچہ'' اور مرغزار شامل ہیں۔ ''فطرت کا پھول'' اور ''مرغزار'' میں آپ نے ترقی پسند افسانے لکھنے کا فارمولہ وضع کیا۔ ڈاکٹر مرزا حامد بیگ لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر ملک راج آنند ترقی پسند تحریک کے نظریہ ساز فارمولسٹ افسانہ نگار تھے اور یہ کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ اُنھوں نے ترقی پسند افسانے تراشنے میں پہل کی۔ ایک ایسا افسانہ جو ترقی پسند مینی فسٹو کے عین مطابق اور جس کے ذریعے طبقاتی شعور کو اُجاگر کیا جا سکے''۔(۳)

عبدالقیوم شفق ہزاروی خیبر پختون خوا کے ہزارہ خطے سے تعلق رکھنے والے عمدہ افسانہ نگار ہیں۔ افسانوی مجموعہ ''بہار و خزاں'' ہے۔ آپ دیہاتوں کی تمدن اور معاشرت کے حقیقی نقشے پیش کرتے ہیں۔ افسانوی مجموعے ''بہار و خزاں'' کے نمائندے افسانوں میں ''سفید چہرہ''، '' سرخ پھول'' ، '' داغ ناتمامی''، '' کولہو کا بیل'' اور'' ٹوپی کا پھندنا'' وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے کہانیوں کردار جاندار ہیں۔ پروفیسر بشیر سوز لکھتے ہیں:

''شفق صاحب نے واقعات کو نئی نئی اور کبھی کبھی غیر معمولی شکلیں دی ہیں لیکن کہانی کو دلچسپ بنانے کے لیے کرداروں کے ایسے نقش بنا لیے جن میں تصور کا رنگ گہرا ہے''۔(۴)

فہمیدہ اختر خیبر پختون خوا کی پہلی خاتون افسانہ نگار ہیں۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے ''کشمالہ'' اور "

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اپنے دیس میں"ہیں۔ نمائندہ افسانوں میں "موتیوں کی تلاش"، "شاداب وادی کا ہیرو"، "سیبوں اور ناشپاتیوں کے جھنڈ میں"، "وہ ہے دروازہ"، "بچھو"، "قصہ بہار کا" اور "ابھی روشنیاں موجود ہیں" آپ نے اپنی کہانیوں میں پشتون معاشرت، تہذیب و روایات اور اقدار سے ملک کے دوسرے علاقوں کے لوگوں کو آگاہی بخشی ہے۔ احمد پراچہ آپ کی افسانہ نگاری کے متعلق لکھتے ہیں:

> "وہ طبقۂ نِسواں کی باشعور ترقی پسند ایک بڑی کہانی نویس تھیں۔ وہ روشن خیال افسانہ نگار تھیں اُس میں لکھنے کی بے پناہ قوت تھی۔ نئے رُجحانات، نئے ادب، ترقی پسند اقدار اور جدید ادبی تقاضوں پر اُن کی گہری نظر تھی"۔ (۵)

مسرت جہاں خواتین افسانہ نگار میں اعلیٰ پایہ کی افسانہ نگار ہیں۔ سرحدی افسانہ کے فروغ میں آپ کے افسانوی مجموعے "طرفہ تماشا" کا نمایاں کردار ہے۔ نعیمہ شہناز بھی خیبر پختون خوا کی خواتین افسانہ نگاروں میں منفرد نام ہے۔ آپ نے اپنے افسانوں میں مختلف معاشرتی مسائل کو پیش کیا۔ آپ کے افسانوں میں "ہم دیوانے لوگ"، "دیے بجھادو" اور "ناک اور زندگی" وغیرہ شامل ہے۔ میاں سیف الرحمٰن کے افسانوں میں صوبہ خیبر پختونخوا کے قبائلی علاقوں کی ثقافت، اقدار و روایات کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ فرید عرش نامور افسانہ نگار ہیں۔ آپ اپنی کہانیوں میں نچلے طبقے کے دُکھ سکھ، توہم پرستیوں اور خوش اعتقادیوں اور سماجی و اقتصادی ناہمواریوں کی عکاسی اس طرح کرتے ہیں۔ زندگی کے بُنیادی مسائل کو افسانوں کا موضوع بنانے والے سحر یوسفزئی نامور افسانہ نگار ہیں۔ آپ کے افسانوں میں ترقی پسندانہ عناصر کی عکاسی نظر آتی ہے۔ آپ کے افسانے پختونوں کی معاشرت کے ترجمان ہیں۔ آپ نے پختونوں کی تہذیب و تمدن اور طرزِ زندگی کو اپنے جادو بیانی سے حقیقی رنگ میں پیش کیا ہے۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "آگ اور سائے" کے نام سے شائع ہوا ہے جس کے نمائندہ افسانے "ایک بالشت زمین"، "کمبل"، "اندھیرے کا بیٹا" اور "سبزہ اور چنار" ہیں۔ طاہر آفریدی کے افسانے پشتون ثقافت کی آئینہ دار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "دیدن" شائع ہو چکا ہے۔ طاہر آفریدی نے خیبر پختون خوا کی معاشرت کی ترجمانی کی ہے اور اِس خطے کی معاشرتی زندگی اور رہن سہن کو پیش کیا ہے۔ طاہر آفریدی کی کہانیوں میں پشتون تہذیب و ثقافت کا پرچار ہوتا ہے۔

خیبر پختون خوا کے افسانوی ادب میں علامتی افسانے لکھنے کی بنیاد رکھنے والے ڈاکٹر اعجاز راہی ہے۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے "تیسری ہجرت" اور "معتوب" ہیں۔ جن کے نمائندہ افسانوں "کور آنکھوں کا صحرا"، "

دردِ آشوب" ، "اکیلا آدمی" ، "راستوں میں بے اماں جسموں کی دریوزی گری"، "ہجرتوں کا موسم" ، "تیسری ہجرت"، "سنگ میل" ،"اندھیرے کا سفر" ، " روشنی کی پہچان" اور "اُفتادگانِ خاک" وغیرہ شامل ہیں۔ علامتی افسانہ نگار یوسف عزیز زاہد سرحدی افسانوی ادب میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے "لایعنیت کی بھیڑ میں" ، اور" روشندان میں اندھیرا" شائع ہو چکے ہیں۔ افسانہ نگار نے علامت کے پردے میں اِنسان اور کائنات کے مسائل قلم بند کیے ہیں۔ عزیز اعجاز کے افسانوں میں رومان اور حقیقت کا عکس بلکہ ان عناصر کا ایک حسین امتزاج ہے۔ سرحدی افسانے میں منور روف کا نام سنہرے حروف سے لکھا جاتا ہے۔ افسانہ نگار نے افسانوں میں متنوع موضوعات کو بیان کی ہے۔ منور روف کے دو افسانوی مجموعے "انمول رتن "اور "طرفہ تماشا" ہیں۔ آپ کہانیوں کا تار و پود اساطیر و علائم سے بناتی ہیں۔ فردوس حیدر کے دو افسانوی مجموعے "راستے میں شام" اور "بارشوں کی آواز" ہیں۔ آپ کے نمائندہ افسانوں میں" مجازی خدا"، "نوبل پرائز"، "سو سو کے پانچ نوٹ" ، "گائے اور رستے میں شام" شامل ہیں۔

احمد پراچہ خیبر پختون خوا کے اُردو ادب میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ خیبر پختون خوا کی طرف سے آپ نے اُردو ادب کو بہت اعلیٰ فن پاروں سے نوازا۔ فیروزہ بخاری کے افسانوں میں فنی پختگی پائی جاتی ہے۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے "سچ کا زہر" اور "بادلوں کے سائے" شائع ہو چکے ہیں جن پر اصلاحی رنگ غالب ہے۔

سیدہ حنا رومانوی اور سماجی حقیقت نگاری کی وجہ سے خاص مقام و مرتبہ رکھتی ہے۔ دو افسانوی مجموعے "پتھر کی نسل" اور "جھوٹی کہانیاں" ہیں۔ افسانے میں آپ کا تخیل شاداب رہتا ہے۔ فارغ بخاری صاحب اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> "زبان و بیان پر تو اسے معجزانہ قدرت حاصل ہے۔ وہ اس کی فنی پختگی کی کرشمہ سازیوں کا وہ اعجاز ہے جس نے اس کے فنی محاسن کو دو آتشہ بنا دیا ہے۔ اس کے ہاں نفسیاتی اور جمالیاتی ہم آہنگی نے جو سر تراشے ہیں ان کے زیر و بم اور سادگی و پرکاری نے اس کی کہانیوں میں وہ رنگ اور خوشبوئیں بکھیر دی ہیں جنھوں نے اس کے فن میں نئے طرز احساس اور تازہ کاری کے عجیب و غریب کرشمے دکھائے ہیں۔"(۶)

اُم عمارہ نے سماجی حقیقت نگاری اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے بہت اچھے افسانے لکھے۔ "آگہی کے ویرانے"، "درد روشن" اور "کیا کیا رنگ محبت کے ہیں" شائع ہو چکے ہیں۔ خیبر پختون خوا میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

صنفِ افسانہ کو فروغ دینے والے معصوم شاہ ثاقب ہیں جن کے افسانوی مجموعہ "بند مٹھی" اور "ٹوٹی کہاں کمند" ہیں۔

سرحدی افسانہ میں مکالماتی انداز سے افسانہ لکھنے والے مشتاق شباب اعلیٰ پایہ کے افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "بیانیہ" ہے۔ افسانہ نگار پروین عظیم کا شمار اعلیٰ پایہ کے خواتین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ آپ کے افسانوں میں زندگی کی صداقتوں کی تصویروں کے ساتھ ساتھ معاشرتی اقدار کی عکاسی بھی ملتی ہے۔ افسانوی مجموعہ "گور کی ماں" ہے۔

پشتون معاشرت کے ساتھ ساتھ مشرقی دُنیا کے حالات و واقعات کی عکاسی کرنے والے اشراف حسین سرحدی افسانوی ادب میں ممتاز درجے حامل افسانہ نگار ہیں۔ آپ کے افسانے "دیدہ نادیدہ" اور "آکاس بیل" بہت زیادہ افسانوی ادب میں یاد کیے جاتے ہیں۔ افسانوی مجموعہ "اِشراق" کے لکھنے والے افسانہ نگار جہانگیر سواتی نے افسانوی ادب کے ارتقاء میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

دبستان پشاور اور سرحدی اُردوادب کے ممتاز ادیب انور خواجہ عصر جدید کے ایک اہم افسانہ نگار ہیں۔ آپ کے چار افسانوی مجموعے "بوزنے بندر"، "ناشناس"، "پیکار"، "بریدہ بدن" اور "سفید پتھر" شائع ہو چکے ہیں۔ انور خواجہ کی کہانیوں میں دنیا بھر کی معلومات پڑھنے والے کو ملتی ہے اِس کی خاص وجہ یہ ہے کہ مصنف کا دامن مشرق و مغرب کے ادب اور معاشرت کے مطالعے سے لبریز ہے۔ افسانہ نگار نے معاشرتی اقدار سے بغاوت اِختیار کی ہے اور رومانیت سے حقیقت کی طرف جاتے ہوئے بے باکانہ اندازِ تحریر اختیار کیا ہے۔ پروفیسر بشیر سوز آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

> "اس کو جب بھی اپنے محسوسات، مشاہدات، اور واردات کے اِظہار کا موقع ملا ہے اُس نے ایک لمحے کے لیے منافقت نہیں برتی۔ جو کچھ کہنا چاہا ہے بے باکانہ کہہ دیا ہے"۔ (۷)

حامد سروش علامتی افسانہ لکھنے والے افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "شہر دانش" ہے۔ "اصحاب الشمال"، "شہر دانش"، "کچے دودھ کی خوشبو"، "ٹھہری ہوئی آنکھیں"، "سیڑھی"، "آدمی" اور "جزا و سزا" علامتی افسانے ہیں۔ اِن افسانوں میں "شہر دانش" موضوع کے حوالے سے بہت اچھا افسانہ ہے۔

سرحدی افسانے میں خواتین کی روایت کو برقرار رکھنے والے افسانہ نگاروں میں عطیہ سید بڑے نام کی افسانہ نگار ہیں۔ دیگر ادبی سرمائے کے علاوہ آپ کے تین افسانوی مجموعے "شہر ہول"، "حکایاتِ جنوں" اور

"دشت، بارش اور رات" ہیں۔ بیگم سردار حیدر کے افسانوں میں رومان اور فطرت کا حسین اِمتزاج ہے۔۔" دھند لکے"، "کیوپڈ"، "برف کا پھول"، "میرا عاشق" اور "کچے دھاگے" آپ کے نمائندہ افسانے ہیں۔

نعیمہ شہناز انسانیت کے جذبے سے لبریز افسانہ لکھنے والی کہانی کار ہیں۔ آپ کا افسانوی پن رومانوی انداز کے ساتھ ساتھ حقیقت نگاری کی صفت بھی رکھتا ہے اِس کے علاوہ آپ کے افسانے موضوعاتی واسلوبیاتی حوالے سے بھی منفرد ہیں۔

رومانوی افسانہ نگار مشرف تمیز ربانی افسانوں میں رومانوی کرداروں سے کہانی کو آگے بڑھاتی ہیں۔افسانوی مجموعے "بہاراں" کے زیادہ تر افسانے رومانوی ہیں۔ خیبر پختون خوا کے ادبی ماحول کو تشکیل کے مخصوص تہذیبی اور ثقافتی رنگ دینے والے افسانہ نگار خالد سہیل ملک عمدہ افسانہ نگار ہیں۔ افضل مرزا کی کہانیاں خیبر پختون خوا کے اُردو افسانے میں اپنی شناخت رکھتی ہیں۔

خیبر پختون خوا کے اُردو ادب میں درخشندہ ستارہ رحیم گل اعلیٰ پایہ کے ادیب ہیں۔اُردو ادب کے افسانوی ادب میں آپ کا کردار نمایاں ہے۔رحیم گل نے اپنے قلم کی نوک سے ملک و قوم اور اُردو زبان کی ترویج و اِشاعت کے لیے قابل قدر کام کیا۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "سرحدی عقاب" شائع ہوا ہے۔ آپ محبت پر مبنی کہانیاں بھی لکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ پشتون تہذیب و ثقافت کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ حیدر قریشی جدید دور کے افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "روشنی کی بصارت" ہے۔ آپ اِستعاراتی وعلامتی انداز میں افسانہ لکھتے ہیں اور اِس کے ساتھ اساطیر اور تلمیح کا بھی اِستعمال کرتے ہیں۔

نواز جلیل حشمی معاشرے کے نباض افسانہ نگار تھے۔ آپ نے اپنی کہانیوں میں معاشرے کی طبقاتی تفریق، معاشی عدم مساوات اور دوسرے مسائل کو موضوع بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے تہذیب و تمدن کی عکاسی بھی کی۔ افسانہ نگار رحمٰن ساتھی نے خیبر پختون خوا کی معاشرت کے نقوش کو اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جاوید خٹک نے افسانے ہندوستان تقسیم ہونے کے بعد ترقی پسندانہ افسانے لکھے جو تقسیم سے پیدا ہونے والی افراتفری کے غماز ہیں۔ فضل مالک صوبہ خیبر پختون خوا کے اچھے اور فن شناس افسانہ نگار ہیں۔

علاوالدین عدیم منفرد افسانہ نگار ہیں۔ آپ نے افسانوں کے موضوعات معاشرے کے مختلف متنوع تضادات سے لیے ہیں۔ آپ زندگی کی حقیقتیں سچائی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ آپ کی سماجی حقیقت نگاری آپ کے سچے کھرے اور مشاہدے کی وجہ سے حقیقت کا رنگ رکھتے ہیں۔ جوہر میر ترقی پسندانہ سوچ کے حامل افسانہ نگار ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

آپ کا اندازِ تحریر رواں دواں ہے اور بناوٹ سے پاک ہے۔خاطر غزنوی نے افسانے لکھے کم لیکن جو بھی لکھے ہندوستان کی تقسیم سے پیدا ہونے والے فسادات کے پس منظر میں لکھے اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف اِنخلا کرنے والے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو موضوع بنایا۔عورتوں کے مسائل کو اپنی کہانیوں کا موضوع بنانے والی عمدہ افسانہ نگار نثار عزیز بٹ ہیں۔ آپ اپنے زمانے کی سیاسی، ثقافتی اور سماجی ماحول کی عکاسی کرتی ہیں۔سید فضل حسین صمیم کی کہانیوں سے اِس خواہش کا اِظہار ملتا ہے کہ معاشرے میں امن ہو، محبت و الفت ہو، کینہ و بغض کا خاتمہ ہو اور امن و آشتی اور سکون ہو اس ضمن میں انہوں نے بہت اچھے افسانے لکھے۔

سرحدی افسانہ نگاروں میں ایک بڑا نام قیوم مروت ہے۔ افسانوی مجموعہ "وہ میں بھی ہوں وہ تم بھی ہو" ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔ جس میں بیس افسانے شامل ہیں۔ آپ بنیادی طور رومانویت پسند ادیب ہیں۔ آپ ادب برائے زندگی کے قائل ہیں۔ شجاعت علی راہی آپ کے متعلق رقم طراز ہیں۔

> "اُن کی رواں دواں کہانیاں اپنی زریں لہروں میں سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور روحانی الجھنوں اور بحرانوں کو ساتھ لے کر چلتی ہیں"۔ (۸)

نگہت مرزا کے دو افسانوی مجموعے "پیاسی چڑیا" اور "الاؤ" ہیں۔ آپ کی کہانیوں میں روایت کا تسلسل، معنیاتی اور اسلوبیاتی وسعت، قدروں کی شکست و ریخت، نفسیاتی بصیرت، زندگی کے مضحک پہلو، کرداروں کا تصادم ، کہانی پن اور واقعیت کے عناصر پلاٹ کے جملہ اجزائے ترکیبی باہم پیوست ہو کر اپنی جگہ بنائے چلے جاتے ہیں اور اِس خوبی نے آپ کے تمام افسانوں کو زندگی کی کتاب بنا دیا ہے۔ سید مدثر شاہ ہزارہ خطے سے تعلق رکھنے والے نامور افسانہ نگار ہیں۔۔ آپ کے افسانوں کے دو مجموعے منظرِ عام پر آئے ہیں جن میں "زنداں میں" اور "چھوٹا آدمی"۔ آپ نے "زنداں میں" کے ہر افسانے میں معاشرے کے کئی اِصلاح طلب مسائل کو موضوع بنا کر قلم اُٹھایا ہے۔ پروین سیف بھی ہزارہ کی جدید خواتین کی صف میں ایک ہنر مند اور باشعور افسانہ نگار ہیں۔

راجا ریاض الرحمٰن سرحدی افسانے کو آگے بڑھاتے ہیں۔ آپ نے بہت عمدہ افسانے لکھے ہیں جو مجموعے کے شکل میں "مرغ باد نما سے ایک مکالمہ" کے عنوان سے شائع ہوئے ہیں۔ آصف اقبال سلیم نے اپنی افسانوں میں معاشرے کی خامیوں کو بے نقاب کیا۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "موتی مرے ہوئے" منظرِ عام پر آیا ہے جس میں سولہ افسانے ہیں۔ شمیم فضل خالق خیبر پختون خوا کے اُردو افسانے میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے "بدلتے موسموں کے رنگ" اور "اندھیرے میں جگنو" چھپ چکے ہیں۔ محمد بشیر رانجھا نے اپنے افسانوں میں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تہذیبی، معاشرتی اور گھریلو مسائل کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے افسانوں کا مجموعہ "پل صراط" ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔ اس افسانوی مجموعے میں بائیس افسانے ہیں۔ مشرف مبشر خیبر پختون خوا کی خواتین افسانہ نگاروں کی صفِ اول میں شامل ہے۔ آپ کے افسانوی مجموعہ "برکھا کی بدلی" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس مجموعے میں آپ نے متنوع موضوعات پر افسانے لکھے ہیں۔ سماج کی حقیقتیں آپ کے سامنے تھیں ان حقیقتوں اور سچائیوں کو آپ نے جذبے کے خلوص اور تجربے کی پختگی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ آپ خود لکھتی ہے کہ "برکھا کی بدلی" کے افسانے اسی معاشرے اور معاشرے میں پھیلی سچائیاں ہیں۔ ڈاکٹر رشید امجد آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

"برکھا کی بدلی مشرف مبشر کا پہلا افسانوی مجموعہ ہے۔ افسانے کی دنیا میں انہوں نے پہلا قدم بیانیہ انداز میں رکھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے تجربے، ننھے ننھے جذبے اور سوتے جاگتے لمحے ان کی کہانیوں کی اساس ہیں۔۔۔ ان کی ابتداء میں جو معصومیت اور خلوص ہے وہ ان کے آغازِ سفر کے روشن ستون ہیں"۔ (۹)

پروفیسر اقبال ندیم خیبر پختون خوا کے زرخیز ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے تین افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جو " سفر آرزو"، "برگِ آوارہ" اور "کنارِ آب کی بستیاں" ہیں۔ ڈاکٹر اویس قرنی ایک نئی جہت اور نئے اندازِ تحریر کے موجد ہیں۔ آپ دورِ جدید کے عمدہ افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی "اگلی بار" مجموعہ منظرِ عام پر آیا ہے۔ جس کے منفرد افسانے "بند گلی تک"، "جس تن لاگے"، "رفعت"، "معنی کا فریب"، "رات کی راکھ میں"، "وقفے سے پہلے" اور "گھاؤ" ہیں۔ آپ اِس نئے معاشرے میں اِنسان کے مسائل کو موضوع بناتے ہیں۔ آپ کے افسانوی مجموعے میں تنوع ملتا ہے اور یہ تنوع موضوع، منظر اور ہر کردار کے حوالے سے ملتا ہے۔ ہر ایک افسانے کا الگ الگ موضوع ہے۔ آپ کے افسانے کے موضوع کے حوالے سے ڈاکٹر اظہار اللہ اظہار لکھتے ہیں:

"اویس قرنی کا افسانہ موضوعات کی قلت اور مواد کی کمی سے کہیں اور کبھی بھی دوچار نہیں ہوتا۔ موضوعات خود ہاتھ باندھے اس کے سامنے قطار میں کھڑے رہا کرتے ہیں کہ کبھی تو انہیں باریابی کا شرف حاصل ہوگا۔۔۔ اویس کے یہاں جنس نگاری ہے جنس زدگی نہیں۔ روح کی بے چینی ہے لیکن روایتی روحانیت سے ہٹ کر۔ جدید صحافت کے اندھیرے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

،لفظ اور اِنسان، گناہ، خیر و شر ،سیاست دوراں، مر دو زن کا تصوراور بے تحاشا موضوعات
اویس کے افسانوں کو تخلیقی سر شاری سے مالامال کرتے رہتے ہیں"۔(۱۰)

آپ کے ہاں جدید اور قدیم کا اِمتزاج ملتا ہے کہ قدیم جدید اور جدید قدیم دِکھائی دیتا ہے۔اِن میں علامتوں کا اِستعمال ہے اور یہ ایک جال کی شکل بن مفہوم کو پہلے تو پس پردہ لیکن آخر میں ظاہر ہو کر قاری کو مسحور کر دیتا ہے۔

سید زبیر شاہ کے دو افسانوی مجموعے "خوف کے کتبے" اور "یخ بستہ دہلیز" ہیں۔ آپ عمدہ افسانہ نگار ہیں۔ ارشاد احمد صدیقی نفسیاتی حوالے سے افسانہ لکھنے والے افسانہ نگار ہیں۔نفسیاتی حوالے سے آپ کی کہانیوں میں جنس کا غلبہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ کے افسانے "تنہا زرد گلاب" اور "جنازے" میں یہی جنس کا جذبہ کار فرما نظر آتا ہے۔ آصف حسرت کے افسانوں کے موضوعات زیادہ تر محبت ہے۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "حسرتِ زیست" کے نام سے منظر عام پر آیا ہے جن کے نمائندے افسانے "لاڈلی"، "گل" اور "یاد گار محبت" ہے۔

ایک نئے طرز کے افسانہ نگار کلیم خارجی ہے جنہوں نے اپنی کہانیوں میں افراد کے درمیان دولت، رُتبہ، حشمت ،خاندان اور نسل پرستی رُجحان کے موضوع بنایا ہے۔ آپ کے تین افسانوی مجموعے "گھٹیا آدمی" ،"طوائف کے خطوط" اور "ذات کا سچ" ہیں۔

محمد جمیل کاچو خیل خیبر پختون خوا کے نئے افسانہ نگاروں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے دو افسانوی مجموعے "نوحۂ بے نام" اور "جلتا سر اسُلگتی روح" منظرِ عام پر آئے ہیں۔ خیبر پختون خوا کے ہزارہ ریجن سے تعلق رکھنے والے ساجد خان کے دو افسانوی مجموعے "مجھے روشنی چاہیے" اور "دائرے کا اسیر" شائع ہوئے ہیں۔ آپ کے افسانوی فن کے متعلق احمد جاوید لکھتے ہیں۔

> "وہ مختصر لکھتے ہیں مگر کہانی اپنا دائرہ ضرور مکمل کرتی ہیں۔ اسلوب میں بھی سادگی اور خلوص کی آمیزش ہے۔جو تفہیم کو سہولت بہم پہنچاتی ہے۔ ساجد خان اردو افسانے میں گذشتہ برسوں میں وقوع پذیر ہونے والی بلیوں سے ہر گز متاثر نہیں ہوئے جو خوش آئند بات ہے۔ توقع رکھنی چاہیے کہ وہ اپنی روایت خود پیدا کریں گے اور اس سے اُن کے مقام کا تعین ہو گا"۔(۱۱)

سرحدی افسانے کے ارتقاء میں ہزاروی ادبیوں کی خدمات کو بھلایا نہیں کیا جاسکتا۔ماجد شاہ کے دو

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

افسانوی مجموعے "ق" اور "ر" کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ آپ کے افسانے "خود غرضی"، "اِنصاف"، "روح"، "زمین کی چھاپ"، "حرامزادے"، "مکروہ" اور "اِنتہائی گھٹیا" جنس کے موضوع پر ہیں۔ اس کے علاوہ عادِل سعید قریشی کا افسانوی مجموعہ "چاند روتا سورج" منظرِ عام پر آچکا ہے۔ آپ کے افسانے پاکستانی معاشرے اور مشرقی احساسات و جذبات کی عکاس ہیں۔ نیازت علی شاہ مانسہرہ سے تعلق رکھنے والے شاعر وافسانہ نگار ہیں۔ آپ کے نمائندہ افسانوں میں "دہلیز کے پار" اور "ادھوری کہانی" شامل ہے۔ خالد قیوم تنولی اسی خطے سے تعلق رکھنے والے جدید افسانہ نگار ہیں جن کا افسانوی مجموعہ "تریاق" کے نام سے منظر عام پر آیا ہے۔ حمزہ حسن شیخ جدید فکشن نگاروں میں نمایاں افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجوعہ "کاغذ" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ منیر احمد فردوس ایک اچھے اسلوب کے افسانہ نگار ہیں۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "سناٹوں کا شہر" ہے۔ منیر احمد فردوس نے معاشرے میں درپیش مسائل، ظلم وستم، غریب عوام کی مجبوری، مکافاتِ عمل، اِنسانی جذبات کی پیشکش، طبقاتی کشمکش، اخلاقی برائیوں کا بیان، معاشرتی ناہمواریاں، مختلف اِنسانی رویے اور جنسی موضوعات پر بحث کی ہے۔ حامد سراج کے تین افسانوی مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ جو "وقت کی فصیل"، "برائے فروخت" اور "چوب دار" ہے۔ آپ کے ان افسانوں کا مرکزی موضوع اِنسان اور اس کا معاشرہ ہے۔ آصفیہ بشیر گنڈا پور جدید افسانہ لکھتی ہے۔ آپ کی کہانیاں سماج کی عکاس ہے۔ آپ کا افسانوی مجموعہ "زرغونہ" شائع ہوا ہے۔ آپ کے اکثر افسانے عورت ذات کے حقائق پر مبنی ہیں۔ مفیدہ جاوید، شاہدہ سردار اور رجیعہ بخاری خواتین افسانہ نگاروں میں سرحدی افسانے کے ارتقاء میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی کالم نگاری کے حوالے سے ایک نامور ادیب ہیں تاہم وہ افسانہ لکھنے میں بھی ہنر رکھتے ہیں۔ آپ کے افسانوں کی زمین چترال کی خوش نما وادیاں اور گاتی ہوئی ندیاں ہیں۔ آپ نے اپنے ان کہانیوں میں معاشرتی مسائل کا ذکر کیا ہے۔ اُردو ادب میں صنف افسانہ کے حوالے سے صوبہ خیبر پختون خوا کی مٹی اس قدر زرخیز ہے کہ اب بھی افسانہ نگار جدید افسانہ لکھ رہے ہیں ان افسانہ نگاروں میں ڈاکٹر اسحٰق وردگ، مقرب آفندی، ناصر علی سید، پروفیسر ڈاکٹر اِظہار اللہ اظہار، اقبال سکندر، ابراہیم رومان، ارباب رشید احمد، قیوم مروت، کلثوم زیب، حبیب موہانہ، ممتاز حسین، محمد انور بابر، قیصر راحل بخاری، ڈاکٹر طارق سلیم مروت، اور ذکیہ گلفام، محمود شوکت، اجمل بصر، جعفر محمود قریشی، عصمت بی بی، رُخسانہ جاوید، فریدہ نور، ذکیہ سلطان، اسلم جدون، گل چہرہ، مریم حضور احمد، طلعت اِمتیاز نقوی، فریدہ نواز، محمد ضیاء الدین، خلش آفریدی، نسرین عباسی، احمد سروش، سید نعمان، اِحسان بلوچ، عمران شاہد، پروفیسر پرویز رستم، یحییٰ خالد، پروفیسر عبدالحیٔ، پروفیسر محمد علی بخاری، عظمت ہمامجاز، سلیم

راز، جمال ملک، روبینہ قمر، جان عالم، ناہید غزل، محمد حمید ناظر، خوشحال ناظر، خورشید ربانی، وجاہت علی، خواجہ تنویر علوی، عجب خان، جاوید بخاری، محمد ایاز غزل، شہزاد میر، شاہد انور شیرازی، نازیہ خالد عباسی شامل ہیں۔ مذکورہ افسانہ نگار خیبر پختون خوا میں افسانے کو دوام اور فروغ دینے میں کردار ادا کر رہے ہیں جو مجموعی طور پر بھی اردو ادب کے سرمائے میں اضافے کا باعث ہیں۔

حوالہ جات

۱. فارغ بخاری، "ادبیاتِ سرحد"، جلد سوم، نیا مکتبہ محلہ خداداد، پشاور، ۱۹۵۵ء، ص ۴۹۴

۲. ناصر علی سید، "اردو افسانہ اور صوبہ سرحد"، احساس، ضیاء سنز پرنٹرز، پشاور، ۲۰۰۶ء، ص ۳۳

۳. مرزا، ڈاکٹر، حامد بیگ، "اُردو افسانے کی روایت"، ۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۰ء تک، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ص ۶۸

۴. بشیر سوز، پروفیسر، "ہزارہ میں اُردو افسانے کی روایت"، ادبیاتِ ہزارہ (مرکز تحقیق و اشاعت)، ایبٹ آباد، صفحہ ۴۶، ۲۰۱۲ء

۵. احمد پراچہ، سرحد کے ادب میں خواتین کا کردار، مشمولہ "خیابان"، ششماہی، تحقیقی مجلہ، شعبہ اُردو، جامعہ پشاور، ۲۰۰۶ء، ص ۱۶

۶. فارغ بخاری، "جھوٹی کہانیاں"، پاک ڈائجسٹ پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۵۸ء، ص ۱۲۔۱۱

۷. بشیر سوز، پروفیسر، "ہزارہ میں اُردو افسانے کی روایت"، ادبیاتِ ہزارہ (مرکز تحقیق و اشاعت)، ایبٹ آباد، ۲۰۱۲ء، ص ۱۰۶

۸. شجاعت علی راہی (حیرت انگیز) وہ میں بھی ہوں تم بھی ہو، گلشنِ ادب پبلی کیشنز، لاہور، اِشاعتِ اول، ۲۰۰۹ء، ص ۱۰۷

۹. رشید امجد، ڈاکٹر، بات یہ ہے کہ، مشمولہ "برکھا کی بدلی"، دستاویز مطبوعات، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۱

۱۰. اویس قرنی، ڈاکٹر، "اگلی بار"، آہنگِ ادب، ایکسپرٹ گرافکس، پشاور، ۲۰۱۸ء، ص ۳

۱۱. بشیر سوز، پروفیسر، "ہزارہ میں اُردو افسانے کی روایت"، ادبیاتِ ہزارہ، (مرکز تحقیق و اشاعت)، ایبٹ آباد، ۲۰۱۲ء، ص۔ ۴۳۵